Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | جمعرات - ۲۹ شوال ۱۴۱۳ھ، ۲۲ شہادت ۱۳۷۲ہش، ۲۲ - اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۹۲

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۲۱ - اپریل - محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کراچی سے اطلاع دیتے ہیں - حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) صاحبہ کی صحت کے بارہ میں آج کی اطلاع یہ ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کی طبیعت بہتر ہے - چلنے کی مشق جاری ہے -
احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے -

اپنی جان اور مال کو قربان کر کے نظامِ جماعت کی حفاظت کرو

دنیا بھر میں جماعت کے استحکام کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیمیں بھی پنپ رہی ہیں

سچی اطاعت سے ہی مثبت صلاحیتیں نکھرتی ہیں ورنہ چھین لی جاتی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹- اپریل ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ جو ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ربوہ: ۹ - اپریل - سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نظام جماعت کی اطاعت کے فلسفہ سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس نظام کی حفاظت کے لئے جان مال اور انا کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہو - یہ ارشادات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان فرمائے - حسب معمول یہ خطبہ بین مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت میں دُور دُور کی جماعتیں نہ صرف داخل ہو رہی ہیں بلکہ مستحکم ہو رہی ہیں - اور اب وہ وقت نہیں رہا کہ تحریک جدید کے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے نظام چلایا جائے بلکہ براہِ راست امامت کے رابطے کے ذریعے صرف نظام جماعت کا ہی نہیں بلکہ ہر احمدی کا امامت سے براہِ راست رابطہ قائم ہے - اور جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ جو نظام جماعت ساری دنیا میں پھیل رہا ہے اس میں ساتھ ساتھ ذیلی تنظیمیں بھی پنپ رہی ہیں - یہ بہت اہم بات ہے اور اس سے بہت گہرا اطمینان دل کو حاصل ہوتا ہے - کہ ذیلی تنظیمیں پنپیں مگر نظام سے ٹکرا کر نہیں بلکہ نظام جماعت کا اٹوٹ انگ بن کر اور ان کو طاقت بخشتے ہوئے - پس ذیلی تنظیموں کو مستحکم کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کا فعال حصہ بنانے میں ابھی بہت محنت کرنی ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج خوشی کی خبر یہ ہے کہ ایک عرب ملک میں خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ہے ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ آج کے خطبہ میں میں ان کو مخاطب کر کے کچھ کہوں - حالانکہ اس سے قبل عرب ممالک میں جماعت احمدیہ زیادہ مضبوطی سے قائم نہیں تھی - اب ذیلی تنظیموں کا وہاں پر مضبوطی سے قائم ہونا بہت ہی خوش آئند ہے - اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں ایک سالانہ اجتماع ہے - ان کے امیر نے بھی ایسی ہی درخواست کی ہے - چنانچہ آج میں ذیلی تنظیموں کے بارے میں ہی کچھ کہوں گا -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن معنوں میں جماعت احمدیہ کی تخلیق ہوئی ہے - انہی ہاتھوں نے امام جماعت کو بنایا ہے - اور اسی کے ذریعے جو نظام جاری ہے وہ خدا کی نمائندگی میں خدا تعالیٰ کا نظام ہے - اس مضمون کو سمجھیں - اگر اس میں ابہام کا شکار ہوں گے تو ٹھوکر کھائیں گے - نظام کوئی مصنوعی چیز نہیں ہے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ آغاز سے ہی انسان کو بعض غلط باتوں سے متنبہ کر دیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ دین حق کو خطرہ ہے تو انانیت سے اور نظام کے خلاف سر اٹھانے سے - اللہ کے بندوں میں داخل ہونے کی شرط تب پوری ہوگی جب انانیت سے باز آجاؤ گے - کیونکہ خدا سے متکبر اور خود کو بلند سمجھنے والوں کا کوئی تعلق نہیں -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے قرآنی بیان کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا - کہ اللہ تعالیٰ فرمایا اے ابلیس! تجھے کس بات نے اس خلیفۃ اللہ (انسان) کی اطاعت سے روکا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں یعنی روحانی اور جسمانی نظام، سے بنایا - کیا تو تکبر کا نشانہ بن گیا اور خود ہی بڑا بن بیٹھا - تو اس نے کہا کہ میں اس آدم سے بہتر ہوں - تو نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے - میرا مادۂ سرشت اس کے مادہ سے زیادہ طاقتور ہے - آگ مٹی

باقی صد۲ پر

فہرست وفات یافتگان

جن کے جنازہ حاضر / غائب حضرت امام جماعت احمدیہ نے پڑھائے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷، مارچ ۱۹۹۳ء کو قبل از نماز ظہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل وفات یافتگان کا جنازہ حاضر / غائب پڑھایا۔

جنازہ حاضر

مکرمہ الطاف بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب (چچی مکرم افتخار احمد ایاز صاحب)

جنازہ غائب

۱- مکرمہ نفیسہ رشید صاحبہ بنت ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل صاحب -

۲- مکرم گیانی عباد اللہ صاحب - سابق مینجر الفضل امریکہ

۳- مکرم مولوی روشن دین صاحب - سابق مربی سلسلہ مسقط - کینیا - نائیجیریا -

۴- مکرم چوہدری قطب الدین صاحب (والد بشیر الدین احمد صاحب برسٹل)

۵- مکرم چوہدری ہدائت اللہ خاں صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ (دربان حضرت اماں جان صاحبہ)

۶- مکرم عبد السلام صاحب - ماڈرن ٹیلر ربوہ (والد مکرم عبد المنان صاحب طاہر مربی سلسلہ ہڈرز فیلڈ)

۷- مکرم عبد الغفور صاحب (والد مکرم عبد الشکور ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

۸- مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد الغنی صاحب گوجرانوالہ (ہمشیرہ مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر)

۹- مکرم چوہدری نور محمد خان صاحب ساہیوال (خسر چوہدری محمد عبد الرشید صاحب لندن)

۱۰- مکرمہ حمیدہ بانو صاحبہ اہلیہ بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب

باقی صک پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صدا سے آگے

پر غالب آجاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آگ کے بارے میں فرمایا کہ اس میں دو قسم کی صفات ہیں ایک یہ ہے کہ یہ تمام مخلوق کے لئے غیر معمولی فائدے کی چیز ہے۔ تمام نظام میں حرکت کا سبب وہ حرارت ہے جو آگ سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ایک دوسری صفت منفی ہے جو تباہ کرنے والی اور جلانے والی صلاحیت ہے۔ اٹامک انرجی کے جو پُرامن استعمال ہیں اس کے بے شمار فائدے ہیں۔ مگر اس کی تباہی جو آگ کے ذریعے ہوتی ہے وہ سخت تباہ کُن ہے تو اللہ تعالیٰ نے تحکم سے ابلیس کی بات ردّ نہیں کی۔ بلکہ فرمایا کہ جب تُو نے اطاعت سے انحراف کیا تو تُو آگ کی اعلیٰ حالت یعنی فائدہ مند حالت سے تجھے نکال لیا گیا۔ ان فوائد سے محروم کر دیتے ہیں۔ صرف آگ کے منفی، تباہ کُن اثرات باقی رکھتے ہیں۔ تب شیطان نے کہا کہ مجھے رخصت دی جائے کہ میں بھی اپنا زور لگاؤں تب اسے قیامت تک کی مہلت دی گئی۔ ایک اور جگہ فرمایا گیا کہ جتنا زور چاہے لگا لے جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔ وہ میرے ہی رہیں گے۔ ہاں جن کے اندر بیماریاں ہیں وہ تیری طرف جائیں گے۔ مجھے ان سے کوئی غرض نہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اس مضمون کے ذریعے ہمیشہ کے لئے حق و باطل کا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اور بتا دیا گیا ہے کہ نظام جماعت کے سامنے کبھی تکبر سے کام نہیں لینا۔ جب کوئی فرد یا افراد نظام یا امام پر اعتراضات شروع کرتے ہیں کہ اس کو تو تلاوت کرنی نہیں آتی۔ اس کے ساتھ تو جتھا کوئی نہیں۔ اس میں وہ خاص بات نہیں۔ اس وقت اطاعت سے انحراف کرنے والوں کی مثبت صلاحیتیں چھین لی جاتی ہیں اور صرف ان کی منفی سوچیں باقی رہ جاتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس فلسفہ کو سمجھ کر اپنی صلاحیتیں استعمال کرو گے تو ان کے صحیح استعمال کا سلیقہ آئے گا۔ جس میں جوش و ولولہ طاقت اور توانائی ہے۔ جس میں یہ زیادہ ہو وہ زیادہ کام کرتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ خدا کی اطاعت میں کام کرے تب اسے غیر معمولی خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ اور جو انانیت کا شکار ہو جائیں ان کی سب مثبت صلاحیتیں ختم کر دی جاتی ہیں اور صرف منفی صلاحیتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے منہ سے یہ باتیں بیان کرکے بہت گہرا فلسفہ ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے۔ پس نظام جماعت کی اطاعت میں اس پہلو کو غور سے سمجھیں۔ اطاعت کی حفاظت کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جس کو نظام جماعت کی نمائندگی سپرد کی گئی ہے۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ یہ کس کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اور یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اطاعت میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے۔ شیطان نے جس بات کو اپنے تکبر کی علامت بنایا تھا کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اس لئے میں افضل ہوں اور انسان مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس لئے کمتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ کہ میں تو مٹی کو پسند کرتا ہوں جو بچھ جاتی ہے۔ ایسے انسانوں کو پسند کرتا ہوں جن میں عاجزی اور انکساری کی اعلیٰ صلاحیتیں ہوں۔ اس پہلو سے دیکھیں تو جہاں بھی دیکھیں کائنات میں مٹی سے زندگی پیدا ہوتی ہے۔ اور خطرناک اور مہلک بیکٹیریا آگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ خدا کا بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے اور عاجزی سے جُھک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اٹھاتا ہے۔ اور ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے۔ جو تواضع اور خاکساری میں انتہا کرتا ہے اس کو رفعت اور بلندی کا انتہائی مقام عطا کیا جاتا ہے۔ ساری ترقی کا راز مٹی بننے میں ہے۔ وہ لوگ جو نظام کے سامنے سر اٹھاتے ہیں اور اپنی برتری اور بلندی کی باتیں کرتے ہیں وہ خدائی نمائندگی سے محروم کئے جاتے ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ ان کو قیامت تک خدا کے بندوں پر غلبہ نہیں ملے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تمام دنیا کی جماعتوں کے افراد جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس روح اور فلسفے کو سمجھیں اور پھر متنبہ رہیں کہ ان کی حرکتیں ان کو کس گروہ میں شمار کر رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کئی بار دیکھا گیا ہے کہ عام آدمی بہت نیک اور عمدہ خصلتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت تک ہوتا ہے جب وہ ابھی آزمائے نہیں گئے ہوتے۔ شیطان کا پتہ ہی نہیں چلا جب تک وہ آزمایا نہیں گیا۔ اس وقت تک وہ ایک عام وجود تھا۔ جب سانپ کی دُم کو رگڑا جائے تب وہ ڈستا ہے اور پھن اٹھاتا ہے۔ ہر انسان میں سانپ چھپا ہوا ہے۔ اس کو کچلنے کی ضرورت ہے۔ جب کسی شخص کو کسی عہدے سے معزول کیا جاتا ہے۔ تب وہ ایسے تمام طور طریق کا اظہار کرتا ہے جو شیطان نے بتا دیئے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ردّ عمل ایسے وقت میں ہی جا کر پہچانا جاتا ہے۔ ایسے مواقع پر ایسے لوگوں کے پردے اٹھتے ہیں۔ اور عام آدمی انہیں دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ اور پھر ایسے لوگوں کی ساری زندگی انہی خرابیوں کے لئے وقف ہو کر رہ جاتی ہے۔ پھر وہ اٹھتے بیٹھتے امیر پر اعتراضات کرنے لگ جاتا ہے کہ یہ اپنے رشتہ داروں سے یہ سلوک کرتا ہے اور دوسروں سے دوسرا سلوک کرتا ہے۔ جس وقت تک وہ خود اس کے ساتھی تھے اس وقت اسے کبھی یہ باتیں نظر نہیں آئی تھیں جب انہیں سزا ملی۔ جب انہیں کسی عہدے سے ہٹا دیا گیا تو اچانک ساری خرابیاں نظر آنے لگ گئیں۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے شخص کی بات بھی سننے سے انکار کر دیں۔ اور کہیں کہ قرآن کریم ایسی بحث کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ ایسے لوگ جب اعتراضات شروع کرتے ہیں تو ابتداء میں وہ امام جماعت پر براہِ راست حملہ نہیں کرتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض اوقات کسی امیر کو امارت سے اس لئے ہٹایا جاتا ہے کہ اس نے ایسی غلطی کی ہوتی ہے جو امیر کو زیب نہیں دیتی۔ جس کا بد اثر جماعت پر پڑ سکتا ہے۔ ایسی غلطی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ ذاتی غلطیاں نظر انداز کی جا سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا جب ایسے شخص کو ہٹایا جاتا ہے تو اس کے مخالف مجھے داد دینے لگتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہیں کہ آپ نے بہت اچھا کیا۔ اب ہمیں یقین آگیا ہے کہ آپ خدا کے مقرر کردہ امام ہیں۔ یہ ایسی داد ہے جس سے کراہت آتی ہے۔ پھر ایسے لوگ اپنی فتح کے شادیانے بجانے لگتے ہیں کہ ہمارے کہنے پر اس کو ہٹا دیا گیا۔ ہم نے ایسی رپورٹ دی کہ وہ شخص مارا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ انسانیت کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ غلط اور گھٹیا حرکتیں ہیں۔ ان باتوں کے کرنے والوں کا اس مٹی سے کوئی تعلق نہیں۔ جس سے آدم کو پیدا کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسا صدمہ پہنچتا ہے اگر وہ حالتِ ابتلاء میں کوئی غلط حرکت نہیں کرتا۔ کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو نظام کو خراب کرتی ہو تو میں اسے یقین دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ضرور اسکی دلجوئی کرے گا۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک واقعہ سنایا۔ جس میں دو عورتیں ایک بچے کی ماں ہونے کی دعویدار تھیں۔ اور اس بچے پر اپنا حق جتا رہی تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دونوں کی بات سُن کر کہا کہ ٹھیک ہے۔ دونوں کا اس پر دعویٰ ہے اس کا حل یہ تجویز کرتا ہوں کہ ایک چھری لاؤ۔ میں اس بچے کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے دونوں کو آدھا آدھا دے دیتا ہوں۔ یہ بات سُن کر جو حقیقی ماں تھی وہ مامتا کے جوش سے تڑپ اٹھی۔ اس نے بے ساختہ کہا کہ بچہ دوسری عورت کو دے دیا جائے مگر بچے پر یہ ظلم نہ کیا جائے میں اپنے حق سے دستبردار ہوتی ہوں۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ درحقیقت اسی عورت کا ہے۔ جو بچے کی سلامتی کے خیال سے اپنے حق سے دستبردار ہو گئی ہے۔ اور یہ بات کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ یہ جان لیا جائے کہ کون حقیقی ماں ہے جو بچے کی محبت میں اپنے حق سے بھی دستبردار ہو جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا پس اگر آپ کو نظام جماعت سے اپنی اَنا کے مقابلے میں زیادہ محبت ہے تو ایسے ہر موقعے پر نظام جماعت کو ٹکڑے کرنے کی بجائے اپنی محبت کی قربانی دے دو۔ ہر ایسے موقعے پر نظام کی سلامتی کی حفاظت کے خیال سے اپنی جان اور مال نظام جماعت پر قربان کر دو۔ اپنی حرکات سے کبھی ایسا اظہار نہ کرو کہ لوگ نظام سے متنفر ہو کر اسے ٹکڑے کر دیں جو نظام کی زندگی اور سلامتی کی پرواہ نہیں کرے گا۔ وہ نظام سے کاٹا جائے گا۔ اور جو نظام جماعت کی خاطر اپنی اَنا کو قربان کر دے گا وہ ہے جسے خدا تعالیٰ پسند کرے گا۔ وہ سچا صاحب ایمان ہوگا۔ وہ سچا دین حق کا پیروکار ہوگا۔ وہی ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس مرتبہ کو پانے والا ہو۔

ہم اپنے احمدی نوجوانوں سے گذارش کریں گے کہ اگر نوکریاں ملیں تو نوکریاں بھی کریں لیکن آج جتنی کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔ ان میں سے زیادہ تر تاجر اور صنّاع بنیں۔ تجارت کریں اور اس قدر تجارت کریں کہ دنیا کے بڑے بڑے تاجروں میں ان کا شمار ہو۔ صنعتکاری کریں اور دنیا کی ہر چیز بنانے کی کوشش کریں اور دنیا بھر کی منڈیوں کو اپنی مصنوعات سے بھر دیں۔ اس بات میں ہماری اپنی ترقی اور ہمارے پیارے پاکستان کی ترقی کا راز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ رحمت فرماتا رہے۔

قیمتی نصائح

ارشادات حضرت امام جماعت الثالث

فرمودہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان جب تو اپنی سی کوشش کرے گا تو تیری کوشش کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار تجھے مل جائے گا لیکن پھر تجھے اللہ کے سوا ہر دوسری ہستی کو چھوڑنا پڑے گا۔ فرمایا ہم تجھے یہ بشارت دیتے ہیں کہ جب تو کوشش کر رہا ہو گا تو دنیا کے اعلان یا ہم سے دور لے جانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ ہاں اگر تو بدقسمتی سے خود ہی ان کی طرف مائل ہو جائے گا تو اس کا تو خود ذمہ دار ہے لیکن اگر تو خود مائل نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ پورا زور لگا رہا ہے۔ تو پھر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کی عظمت اور اس کی قدرت کے لحاظ سے جو کوشش ہونی چاہیئے تیری طرف سے اتنی کوشش نہیں ہوتی لیکن چونکہ تجھے ہی خدا نے یہ استعدادیں دی تھیں اور۔۔۔۔ تیری استعداد سے زیادہ تجھ سے مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ اس لئے تیرے تھوڑے کو قبول کیا جائے گا۔ تیرے اخلاص کی وجہ سے۔ تیری انتہائی جدوجہد کی وجہ سے۔ تیرے جذبہ کی وجہ سے۔ تیری محبت کی وجہ سے۔ تیری اس کوشش کے نتیجہ میں کہ تو خدا تعالیٰ کی محبت میں فانی ہونا چاہتا ہے اور تو اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دینا چاہتا ہے۔ تجھے ایک ایسا موتی مل جائے گا جو انمول ہے دنیا میں اس کی کوئی قیمت نہیں۔

پس ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے وصل اور لقاء سے محروم ہو تو تم خود ذمہ دار ہو کوئی اور اس کا ذمہ دار نہیں کیونکہ کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے۔ کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہے اور وہ اس میں روک بن سکے۔

خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی طاقتیں جو کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو۔ تم خدا تک پہنچنے کے لئے پہلے زور لگاؤ۔ خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ ان کی خدمت کرو ان کے حقوق ان کو دو کہ یہ ایک بنیادی چیز ہے اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرۂ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کرو گے کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے خیال سے محروم نہیں کر سکتی۔ پس ایک طرف بشارت بڑی عظیم ہے۔ مگر دوسری طرف ذمہ داری بھی بڑی عظیم شئے ہے۔ ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ہے وہ کسی دوسرے پر الزام نہیں دھر سکتا کہ فلاں کی وجہ سے اسے خدا کا پیار نہیں ملا۔ اگر اسے خدا کا پیار نہیں ملا تو اس کی اپنی کسی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ملا۔ کیونکہ خدا کے پیار اور اس کے پیار کے درمیان جیسا کہ میں نے کہا ہے کسی اور کی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہو سکے۔ خدا پیار کرنا چاہے اور غیر اللہ میں سے کوئی ہستی اس پیار میں روک بن جائے۔ اس کائنات میں خدا نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اگر وہ خدا کا عبد بن جائے تو وہ ساری برکتیں اسے مل جاتی ہیں۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ بنے یعنی عباد الرحمٰن میں شامل نہ ہو تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ کسی اور پر اس کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور نہ کسی اور کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کا جرم ہے تو اس نے نقصان اٹھانا ہے اور اگر کسی نے کچھ پانا ہے تو اس نے پانا ہے۔ ہدایت پر اس نے خود قائم رہنا ہے۔ ساری دنیا بھی اگر خدا سے دور ہو جاتی ہے اور ایک فرد واحد خدا کے حضور روحانی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے تو ساری دنیا کی دوری اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کو دیکھو تو دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آپؐ خدا کے حضور جو گریہ وزاری اور عبادتیں کرتے رہے وہ بتاتی ہیں کہ اس وقت حقیقی معنے میں خدا تعالیٰ کا ایک ہی عبادت گزار بندہ تھا آپ کے سوا ساری دنیا غفلت میں پڑی ہوئی تھی کوئی تکبر میں پڑا ہوا تھا کوئی اباء اور استکبار میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی خدا کے خلاف بغاوت میں لگا ہوا تھا۔ صرف وہی ایک بندہ تھا جو خدا کے حضور جھکا ہوا تھا۔ پھر اس وقت جبکہ ہر انسان خدا سے دور تھا خدا نے اسی ایک بندے سے پیار کیا۔ اور اتنا پیار کیا کہ کسی اور انسان کے حق میں نظر نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا پیار کیا ہو یا کسی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا اتنا پیار ملا ہو۔ یا خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی نعمتیں ملی ہوں۔ یا اتنی عزت قائم ہوئی ہو جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ پس وہ جو اکیلا تھا کروڑوں کروڑ لوگ اس پر درود بھیجنے والے پیدا ہو گئے۔ اور قیامت تک پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان خود اپنا ذمہ دار ہے کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے پیار سے روکنے کی کوئی اور انسان طاقت نہیں رکھتا۔۔۔ اگر وہ خدا کے پیار سے محروم رہتا ہے تو اس محرومی کی ذمہ داری اس کے اپنے نفس پر ہے کسی اور پر نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائے

مشہود احمد ناصر نوری

ایک چھوٹی سی بات

قریباً ایک سال سے بڑا ہی پیارا اور بہت مفید سلسلہ آپ نے "ایک چھوٹی سی بات" کا شروع کیا ہوا ہے، مجھے تو اس کالم نے بہت فائدہ پہنچایا ہے آپ نے اس سلسلہ کو شروع کر کے قارئین کے دل جیت لئے ہیں اور الفضل کی محبت پہلے سے بڑھ کر ہمارے رگ و پے میں سرایت کر گئی ہے شروع شروع میں جب میں نے اس کالم کو پہلی دوسری بار پڑھا تو حیرت اور تعجب ہوا کہ اتنی بڑی اہم اور مفید بات کو ایک چھوٹی سی بات کیوں کہہ دیا ہے۔ بہرحال پھر خود ہی خیال آیا کہ عام طور پر ان باتوں کو لوگ معمولی اور چھوٹی خیال کرتے ہیں مگر حقیقت میں بہت اہم اور بڑی ہوتی ہیں۔ میں بھی ایک چھوٹی سی بات کے کالم کا سہارا لے کر ایک چھوٹی سی بات لوگوں کے فائدے کے لئے آپ کو ارسال کر رہا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور شائع کر دیں گے

بات یہ ہے کہ گھروں، دکانوں، دفتروں، سکولوں اور تمام اداروں گویا کہ ہر وہ عمارت جس میں دروازے اور الماریاں ہوں یا سامان رکھنے والے صندوق۔ جب وہ بند ہوں تو آپ ضرور ان دروازوں، الماریوں اور صندوقوں کو ٹرائی سرکل۔ چائنا کے تالے لگے ہوئے دیکھیں گے۔ جن کو کسی بھی دوسرے تالے کی چابی نہیں لگتی۔ بعض اوقات عید، شادی پر جاتے وقت، اظہار افسوس کے لئے جاتے وقت یا پریشانی اور جلدی میں فوراً "ریچ" کر کے تالا لگا دیا جاتا ہے اور لگانے کے بعد یا دوبارہ واپس آنے پر پتہ چلتا ہے کہ، اوہ!!! چابی تو کمرے میں صندوق میں یا الماری میں رہ گئی، کیا ہوتا ہے پھر اور کوئی تدبیر نہیں ہوتی کہ یا تو تالے کو توڑا جائے یا کنڈی توڑ ہی جائے، جو وقت کا ہرج اور پریشانی ہو گی اس کا اندازہ خود کر لیں اور شائد بہت ہی جلدی کسی چیز کی اندر سے ضرورت ہو تو اور کوئی بات ذہن میں نہیں آتی سوائے اس کے کہ ہتھوڑی ہو اور چالیس روپے کے تالے کو یا اس سے بھی قیمتی تالے کو ضائع کر دیا جائے یا خوبصورت اور مضبوط کنڈی کو مروڑ کر الگ کر دیا جائے۔ تالے اور کنڈی سے ہر آدمی کو واسطہ پڑتا ہے صرف ایک بہت ہی معمولی اور چھوٹی سی بات ہم یاد رکھیں اور اس پر عمل کریں تو کبھی بھی چابی اندر رہ ہی نہیں سکتی اور تالے اور کنڈیاں توڑنے کا کبھی سوال ہی پیدا نہ ہو گا۔ آپ حیران ہوں گے کہ وہ کیسے؟ صرف اس طرح کہ جب تالا لگانے کے لئے اسے ہاتھ میں پکڑیں تو پہلے چابیاں "محفوظ" جیب میں ڈالیں چابیاں ہمیشہ کیرنگ میں رکھیں اور اس معاملہ میں انتہائی ضروری اور مفید بات تو یہ ہے کہ تالے کو ہر وقت بند رکھا جائے، تالے کو کبھی کھلا نہ رکھیں کھلا ہونے کی صورت میں اس طرح کے واقعات ہو سکتے ہیں مگر اگر ہر وقت تالا بند ہو گا تو جب ہمیں تالا لگانے کی ضرورت پڑے گی تو چونکہ بند پڑا ہوا ہو گا اس لئے پہلے اسے کھولیں گے پھر چابیاں "محفوظ" جیب میں ڈالیں گے پھر تالا لگائیں گے اور کبھی چابیاں صندوق، کمرے یا الماری میں نہیں رہیں گی۔ آج سے ارادہ کر لیں کہ جب صندوق، الماری یا کمرہ کھولیں تو تالا کھولنے کے فوراً بعد اسے بند کر دیں پھر اسے جہاں رکھنا ہو رکھیں اس طرح جہاں تک میرا خیال ہے چابی اندر نہیں رہے گی اور آپ پریشانی اور نقصان سے بچ جائیں گے خدا کرے کہ میری یہ بالکل معمولی سی بات لوگوں کے لئے مفید ثابت ہو۔

توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ——— نون۔ سین

ایمنسٹی انٹرنیشنل

بی بی سی نے بتایا ہے کہ ایمنسٹی انٹر نیشنل نے بھارت سے اجازت مانگی تھی کہ وہ مقبوضہ کشمیر کی وادی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی تحقیقات کرنی چاہتا ہے لیکن ہندوستانی حکومت نے اس بات کی اجازت نہیں دی۔ اگرچہ اس انسانی حقوق کی پاسداری کی تنظیم نے بھارت کی حکومت سے یہ اجازت پہلے بھی کئی دفعہ مانگی ہے لیکن اسے یہ اجازت نہیں دی جا رہی۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ یوں تو اذیت تقریباً ہر ریاست میں پولیس کی حراست میں لوگوں کو دی جاتی ہے۔ اور ان کی ہلاکت کی خبریں بھی ملتی ہیں لیکن مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے متعلق وہ تحقیقات کرنا چاہتی ہے۔ وہاں انسانی حقوق کی بہت زیادہ خلاف ورزی ہوتی رہی ہے۔ اور سیکورٹی فورسز جو وہاں متعین ہیں ان کا رویہ نہایت متشددانہ ہے جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ایمنسٹی نے بار بار ہندوستان سے یہ اجازت چاہی ہے اور ہندوستان نے بھی بار بار اس اجازت کے دینے سے انکار کیا ہے ایمنسٹی اور ہندوستان کی وزارت داخلہ کے درمیان جو گذشتہ نومبر میں گفتگو ہوئی تھی۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ بھارت کے رویہ میں کسی قدر نرمی آگئی ہے اور وزارت داخلہ نے کہا تھا کہ اگر کوئی خاص قسم کی درخواست موصول ہوئی تو اس پر یہ اجازت دے دی جائے گی کہ ملک کے بعض حصوں کا معائنہ کیا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایمنسٹی کو کبھی بھی یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں جا کر حالات کا جائزہ لے۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ اس کا ایک نمائندہ جو انٹر پارلیمنٹری یونین کا نئی دہلی میں ہونے والے اجلاس کے لئے وہاں موجود ہے اسے اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ ہندوستان کے مغربی شہر بمبئی میں جا کر جس جگہ زیادہ فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا اور جہاں دو ہزار سے زیادہ جانیں ضائع ہوئی تھیں جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی کا معائنہ کریں۔ یہ بات خاص طور پر واضح ہے کہ ہندو پولیس کے کئی افراد نے ہندو انتہا پسندوں کی مسلمانوں کے خلاف مدد کی۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ ہمارے لئے تو کشمیر دیکھنے اور وہاں کا معائنہ کرنے کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ وہاں بہت وسیع پیمانے پر تشدد آمیز کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ اس سے پہلے ہندوستانی حکومت یہ کہتی رہی ہے کہ اس کے اپنے ایسے گروپ موجود ہیں جو تحقیقات کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔ اور ان کا تعلق بھی انسانی حقوق کی پاسداری ہی سے ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک کی کسی تنظیم کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان ایسا اسلئے کرتا ہے کہ اگر ایمنسٹی یہاں آئی تو اس کے افراد پوری تحقیق کے ساتھ اپنی رپورٹیں دنیا کو پیش کریں گے اور اس سے علیحدگی پسند لوگوں کو حوصلہ ملے گا۔

گوہر ایوب خان

(۱۸۔ اپریل سے پہلے لکھا گیا)

پاکستان کی قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گرد ملک نہیں ہے اور نہ ہی یہاں ایسے کیمپ ہیں جہاں حکومتوں کے خلاف بغاوت کے طریق سکھائے جاتے ہیں۔ آپ ایک تیرہ رکنی وفد کی سربراہی میں ہندوستان جانے سے پہلے اخباری نمائندوں سے بات کر رہے تھے۔ آپ کا دورہ دس روز کا ہوگا۔ آپ انٹر پارلیمنٹری یونین کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ مسٹر گوہر ایوب نے مزید کہا کہ دنیا بھر کے پارلیمانی اراکین کو پاکستان آنے کی دعوت دی جائے گی تاکہ وہ خود آکر دیکھ لیں کہ پاکستان پر جو دہشت گرد ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ کس قدر بے بنیاد ہے۔ انہیں ہیلی کاپٹرز دئے جائیں گے تاکہ وہ ایسی جگہوں پر جا سکیں جس کے متعلق بھارت اس شک و شبہ کا اظہار کرتا ہے کہ وہاں لوگوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ سپیکر موصوف نے کہا کہ سکھ ہندوستان کی ساری آبادی کا ۲ فی صدی ہیں جبکہ ہندوستانی فوج میں ان کی نسبت ۱۸ فی صد ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان خود سکھوں کو تربیت دے رہا ہے گوہر ایوب نے مزید کہا کہ گولڈن ٹمپل جو سکھوں کا ایک مقدس مقام ہے۔ اور جہاں پر ہندوستانی فوج نے ۱۹۸۹ء میں حملہ کیا تھا۔ اس نے سکھوں کو بغاوت پر آمادہ کر دیا۔ یہ بات کسی صورت بھی درست نہیں کہ پاکستان ان کی کسی رنگ میں بھی مدد کرتا ہے۔ دراصل ہندوستان کو یہ جنون ہو گیا ہے کہ ہر چھوٹی بڑی بات پاکستان کے سر تھوپ دے۔ ہر وہ غلط بات جو ہندوستان میں ہوتی ہے۔ اس کا الزام پاکستان پر لگا دیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور یہ تنازعہ اسی وقت سے چل رہا ہے جب برصغیر کی تقسیم ہوئی تھی۔ موجودہ وقت میں تقریباً ایک لاکھ کی فوجی نفری جسے پیرا ملٹری فورس کہا جا سکتا ہے اور باقاعدہ تین لاکھ فوجی مقبوضہ کشمیر میں موجود ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی طرف سے بیرونی علاقوں کے لوگ یہاں داخل ہو سکیں۔ ہم کوئی غیر مرئی مخلوق تو نہیں ہیں ہمارے سلئے یہ بات ہرگز ممکن نہیں کہ ہم ہندوستانی فوج کے علم کے بغیر مقبوضہ کشمیر میں پہنچ جائیں۔ مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا کہ کشمیری بہادر اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور یہ آزادی ان کا حق ہے۔ یہ لوگ یقیناً کامیاب ہوں گے۔ ہندوستان کی کسی رنگ میں بھی ان کی مخالفت انہیں اپنے ارادے سے ہٹا نہیں سکتی۔

ڈھاکہ میں مظاہرہ

بتایا گیا ہے کہ سارک کی میٹنگ کے موقعہ پر جب سو سو افراد کے تین گروہ ڈھاکہ کی سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے بھارت کے وزیراعظم نرسیما راؤ کی آمد پر احتجاج کیا اور نعرے لگائے کہ ہمارا شہر چھوڑ دو تو پولیس نے ان لوگوں میں سے بائیس افراد کو حراست میں لے لیا یہ لوگ نعرے لگاتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ راؤ اپنے گھر چلے جاؤ ہم نہیں چاہتے کہ تم یہاں آؤ۔ کہا جاتا ہے کہ جب ایک شخص یہ نعرے لگا رہا تھا کہ راؤ واپس چلے جاؤ ہم تمہیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتے تو بابری مسجد ایکشن کمیٹی کے بعض افراد نے بیت المکرم ڈھاکہ کے قریب ایک ہندوستانی جھنڈے کو آگ لگا دی۔ ان لوگوں نے نرسیما راؤ پر یہ الزام لگایا کہ وہ ایودھیا کی خاصی پرانی مسجد کو منہدم ہونے سے بچا نہ سکے اور ہندو انتہا پسندوں کو ان کی اس ناروا کارروائی سے روکنے میں ناکام رہے نرسیما راؤ سارک کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تھے یہ دو روزہ میٹنگ سارک کے ممالک کے ساتوں سربراہوں کی موجودگی میں منعقد ہوئی اور دو روز تک جاری رہی۔ یہ بیان پولیس ہی کی طرف سے دیا گیا کہ انہوں نے مظاہرہ کرنے والوں میں سے ۲۲ افراد کو زیر حراست لے لیا تھا۔ انہیں مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لئے وہ جو کچھ کر رہے تھے وہ خلاف قانون تھا۔

صحت

دنیا میں حادثات اور تشدد واقعات کے خلاف مرنے والوں کی سالانہ تعداد ۳۵ لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان میں سے کچھ نہیں تو دس لاکھ تو ارادتاً موت کے شکار ہو جاتے ہیں۔ جبکہ بقیہ ڈھائی لاکھ افراد گھروں، کام کاج کی جگہوں اور کھیل کے میدانوں میں حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کی یہ رپورٹ عالمی یوم صحت کے موقعہ پر جاری کی گئی تھی۔ عالمی ادارہ صحت کو سڑک کے حادثات اور پرانی منشیات کے استعمال میں زیادتی شراب نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور سماج میں تشدد کے عام ہونے۔ جیسے مسائل سے کافی تشویش لاحق ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال سڑک کے حادثات میں ۵ لاکھ جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور ایک کروڑ سے ڈیڑھ کروڑ کے درمیان افراد زخمی ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر سڑک ہر پچاس سیکنڈ میں ایک آدمی کی جان لے لیتی ہے اور ہر دو سیکنڈ میں ایک شخص زخمی ہوتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ شرح سب سے زیادہ ہے۔ اور یہ شرح اموات ہر سال ۱۳ فیصد مزید بڑھ جاتی ہے۔ ۷۵ فی صد سائیکل اور موٹر سائیکل سوار سر کی چوٹ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر سائیکل اور موٹر سائیکل سوار ہیلمٹ کا باقاعدگی سے استعمال کریں تو جانی نقصان میں ۷۵ فیصد کمی ہو سکتی ہے۔ جہاں تک زہر خورانی سے اموات کا تعلق ہے اس کا زیادہ تر شکار انجانے میں بچے بن جاتے ہیں۔ مگر ترقی پذیر ممالک میں زہریلے کیمیائی مادے اور کیڑے مار ادویات خودکشی کرنے والے لوگوں میں بھی خاصے مقبول ہیں اور دنیا میں ہر سال بڑی تعداد میں اموات زہر خورانی کے سبب ہوتی ہیں۔ مگر دیکھا جائے تو منشیات اور شراب کا استعمال اموات میں اضافے کا براہ راست یا بلاواسطہ سب سے بڑا سبب نظر آتا ہے مثلاً ہو سکتا ہے کہ جس نے بلندی سے چھلانگ لگا کر موت کو گلے لگانے کی کوشش کی یا کوئی شخص ڈوب جائے یا خود پر چھری پھیری ہو وہ دراصل کسی نشہ کے اثر میں ہو خاندانی توڑ پھوڑ بھی ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے اسباب کے پس منظر میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی وجہ کے طور پر نوٹ کی گئی ہے۔ شاید اسی لئے گذشتہ روز منائے جانے والے عالمی یوم صحت کا نعرہ یہ تھا کہ "غفلت اور تشدد سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ!"

تارکین وطن

اگر انسان کو اپنے گھر میں یعنی اپنے ملک میں عزت کی زندگی بسر کرنے کا موقع ملے۔ کھانے پینے کے لئے بھی وافر اشیاء موجود ہوں اور کسی طرف سے تشدد کا بھی خطرہ نہ ہو اور مستقل طور پر مسلسل ایسے ذرائع میسّر ہوں جن سے خوشگوار زندگی بسر کی جا سکے۔ تو وہ انسان یقیناً کسی دوسرے ملک میں جا کر اپنے لوگوں سے کٹ کر اور اپنے ماحول کو چھوڑ کر زندگی بسر کرنا گوارا نہیں کرے گا اگر باہر کسی ملک میں جائے گا بھی تو صرف تھوڑے سے عرصے کے لئے یا یوں کہہ لیجئے کہ وہ سیاحت پر نکلے گا اور ملکوں ملکوں گھوم کر واپس اپنے ہی ملک میں آجائے گا۔ اور واپس آکر وہ یقیناً اس خیال کا اظہار کرے گا کہ اس کے ملک جیسا کوئی اور ملک نہیں۔ اس کے ملک میں خدا تعالیٰ نے ہر قسم کی نعمتیں فراوانی کے ساتھ عطا کی ہوئی ہیں لیکن آج کل حالات بالکل بدلے ہوئے ہیں بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں خورد و نوش کی فراہمی بھی مشکل ہے اور عزت کی زندگی بھی۔ انہیں ہر طرف سے کچوکے دیئے جاتے ہیں۔ اور اس بات پر مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ اس سلسلے میں واشنگٹن پوسٹ نے ۵۔ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہا ہے کہ سویڈن کو اس بات پر روز افزوں تشویش ہے کہ اس کی مشرقی سرحدوں سے تارکین وطن کا ایک ریلا چلا آرہا ہے۔ کیا یہ تارکین وطن روسی ہیں۔ نہیں یہ لوگ زیادہ تر کرد ہیں اور صومالی۔ جو اپنے علاقوں کی مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں مشکل زندگی سے تنگ آ کر جہاں ہر لمحہ لڑائی ہی لڑائی جاری ہے۔ مغربی یورپ میں اس امید پر پہنچے ہیں کہ وہاں وہ بہتر زندگی گذار سکیں گے۔ یہ لوگ روس سے ہوتے ہوئے اُن ملکوں میں پہنچ جاتے ہیں جہاں وہ پہنچنا چاہتے ہیں۔ سابق یوگوسلاویہ میں جو انتہائی تکلیف دہ جنگ جاری ہے یہ سب سے زیادہ لوگوں کو اپنے گھروں سے باہر نکالنے کا باعث ہے۔ ان میں سے پانچ لاکھ تو مغربی یورپ میں ہیں۔ زیادہ تر جرمنی آسٹریا سوئٹزرلینڈ اور سویڈن میں ہیں۔ ان کے علاوہ تیس لاکھ یوگوسلاویہ میں ہیں۔ جنہوں نے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے ہیں اور وہ کسی محفوظ جگہ پر پہنچنے کے لئے نئی سرحدوں میں سے گذر کر دوسرے ملک جاتے ہیں۔ یعنی یوگوسلاویہ کے جو اب حصے بخرے ہو گئے ہیں۔ اُن میں سے ایک سے دوسرے حصے میں۔ لیکن دنیا اس وقت جنگوں سے بھری ہوئی ہے اگرچہ ان میں سے کئی جنگیں ایسی ہیں جن کی بہت زیادہ تشہیر نہیں ہو سکی۔ لیکن تکالیف کے اسباب پیدا کرنے میں وہ کسی سے کم نہیں ہیں۔ اس سال کے آغاز میں ٹوگو میں جنگ شروع ہوئی۔ یہ بات مثال کے طور پر پیش کی جا رہی ہے اور اب تک ۲ لاکھ افراد ترکِ وطن کر کے بینین اور غانا پہنچ چکے ہیں۔ گذشتہ سال برما سے ڈھائی لاکھ مسلمان تشدد سے بچنے کے لئے نکلے اور اب وہ بنگلہ دیش میں ہیں یہ ایک تکلیف دہ لمبی فہرست ہے۔

ان ایک کروڑ ۸۰ لاکھ تارکین وطن کے لئے اقوام متحدہ کی مہاجر ایجنسی کے پاس ۱ء۲ بلین ڈالر سالانہ کا بجٹ ہے یا یوں کہئے کہ ایک تارکِ وطن کے لئے ایک ماہ میں ادا کی جانے والی رقم ۵۶۶۰ ڈالر ہے یہ ۶ ارب ڈالر کا ۱/۵ ہے اور یہ وہ رقم ہے جو امیر ملک ہر سال ان درخواستوں پر غور کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جن میں قانونی طور پر پناہ مانگی گئی ہوتی ہے ان دو رقوم کے آپس میں غیر متناسب ہونے کی وجہ سے انسان اس غور و فکر پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا امیر ممالک اپنی سرحدوں کو بند کر سکتے ہیں اور اس طرح اپنی سرحد کے پاس کے ممالک کی سماجی اور اقتصادی بربادی کے نتائج کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس بات کو چھوڑیئے کہ انہیں ایسا کرنا چاہیئے یا نہیں لیکن موجودہ وقت میں جو شہادتیں میسّر ہیں ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

شراب نوشی اور ڈرائیونگ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (امام بیت الفضل لندن) کے ارسال کردہ اخبار انڈی پنڈنٹ کے ایک تراشے کے مطابق یہ پہلا موقعہ ہے کہ محکمہ رسل و رسائل نے یہ مہم جاری کی ہے کہ ڈرائیوروں کے لئے یہ کافی نہیں کہ وہ کم سے کم نشے کی حالت میں ہوں جو حکومت نے مقرر کی ہوئی ہے۔ بلکہ گاڑی چلاتے وقت انہیں ہرگز ہرگز نشے کی حالت میں نہیں ہونا چاہیئے۔ ٹیلیویژن کمرشل اور ٹیلی سیکنڈ کا منظر دکھایا جاتا ہے جس میں ایک حادثے کے موقعہ پر ایک عورت کو بجلی کے شاک لگا کر ہوش میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جب کہ ڈرائیور کو یہ کہتے دکھایا گیا ہے میں نے تو بالکل تھوڑی پی تھی۔ یہ کمرشل جو صرف ایک چھوٹا سا منظر پیش کرتا ہے زخمی عورت کو دکھانے کا جس عورت کی آنکھ کی پتلی پر اثر ہے اور اس کی ناک سے خون بہہ رہا ہے اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ اتنا تکلیف دہ ہے کہ انڈی پنڈنٹ ٹیلی ویژن ایسوسی ایشن نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ رات کے ۹ بجے کے بعد دکھایا جائے تاکہ بچے اسے نہ دیکھ سکیں۔ یہ اب سے لے کر سال نو کے آغاز تک دکھایا جائے گا اور اس پر ۲ء۳ ملین ڈالر رقم خرچ آئے گی۔ یہ بالغ مردوں کو دکھانے کے لئے تیار کیا گیا ہے کیونکہ ایک لاکھ دس ہزار نشے کی حالت میں ڈرائیو کرنے والے لوگوں میں سے ۲۰ میں سے ۱۹ مرد ہوتے ہیں اس مہم کا پریس کانفرنس کے ساتھ کل آغاز کرتے ہوئے کینتھ کارلسلی جو سڑکوں اور ٹریفک کے وزیر ہیں نے کہا کہ ایک ذرا سی پی لینے سے بھی ڈرائیور کے گاڑی چلانے کا فعل متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حفاظت اسی میں ہے کہ شراب پی کر ہرگز گاڑی نہ چلائی جائے۔ البتہ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا حکومت اس معیار کو کم کر دے گی جو شراب پی کر گاڑی چلانے کے متعلق قائم کیا ہوا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ موجودہ وقت میں خون کے ۱۰۰ ملی لٹر میں ۸۰ ملی گرام شراب کا معیار قائم ہے۔ اس کے متعلق مزید غور نہیں کیا جا رہا۔ وزراء نے یہ محسوس کیا کہ اگر کوئی تبدیلی کی گئی تو اسے مقبولیت حاصل نہیں ہو گی۔ اور یہ کہ موجودہ معیار سائنسی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس وقت یہ بات مدنظر تھی کہ اس معیار سے اگر زیادہ شراب پی گئی ہو تو ڈرائیونگ کا عمل متاثر ہو گا ہے۔ اس وقت حکومت سال میں دو دفعہ شراب پی کر گاڑی چلانے کے خلاف مہم چلاتی ہے ایک کرسمس کے موقعہ پر اور اس سے کسی قدر چھوٹی مہم گرمیوں کے دنوں میں اگرچہ کرسمس کے موقعہ پر کسی حد تک شراب پی کر گاڑی چلانے سے حادثات زیادہ ہوتے ہیں اور یہ ۱۲ فیصد زیادہ ہوتے ہیں۔ گرمیوں کے دنوں میں حادثات بہت زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ تیزی کے ساتھ دیہات کی پب (جہاں جا کر شراب پی جائے) میں جاتے ہیں۔ چونکہ اب معاشرہ اس بات کو بہت کم پسند کرتا ہے کہ شراب پی کر گاڑی چلائی جائے اب شراب پی کر گاڑی چلانے والوں کے حادثات خاصے کم ہو گئے ہیں۔ ۱۹۸۰ء کے آغاز میں ۱۵۰۰ تھے اب یہ گذشتہ سال صرف ۷۰۰ تھے۔ البتہ جس وقت اب مہم کا آغاز کیا گیا تو ایک شخص ایلن جون جو ایسے معاملات میں منشیر کے فرائض ادا کرتے ہیں نے کہا کہ ان حادثات میں اموات کا کم ہو جانا جو ۱۹۸۲ء میں ۴،۴۴۷ تھی اور اب گذشتہ سال ۴،۱۵۸ تھیں کی وجہ یہ بھی ہے کہ اب زخمیوں کا بہتر طبی علاج ہو سکتا ہے۔ اب ہم لوگوں کو اور بہتر علاج کی وجہ سے بچا سکتے ہیں یعنی ایسے لوگ جو ان حادثات کے نتیجہ میں یقیناً مر جاتے تھے۔ انگلستان اور ویلز میں پولیس ہر سال سانس کے معائنے کی تعداد بڑھاتی چلی جاتی ہے لیکن مثبت نتائج خاصے کم ملتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں پولیس نے چار لاکھ افراد کا سانس ٹسٹ کیا تھا۔ جن میں سے ایک چوتھائی سے یہ ثابت ہوا کہ نتیجہ مثبت ہے گذشتہ سال پانچ لاکھ باسٹھ ہزار ٹسٹ کئے گئے جن میں سے صرف ۱۵ فیصدی مثبت تھے "شراب کی تشویش" (ALCO- HAL CONCERN) نامی ایک تنظیم نے اس مہم کو سراہا اور کہا کہ ڈرائیوروں کے علاوہ پیدل چلنے والے لوگوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے جو شراب پی کر چلتے ہیں اور ہر سال تقریباً ۵۶۰ کی تعداد میں ہلاک ہو جاتے ہیں اس تنظیم نے پب کے مالکوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے حقوق کو استعمال کریں اور وہ لوگ جو نشے میں ہوں ان کو مزید شراب دینے سے انکار کریں۔ آر۔ اے۔ سی نے متنبہ کیا کہ اب بھی صبح کے وقت لوگ زیادہ پی کر گاڑی چلاتے ہیں ایک نمائندے نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ اپنے شراب پینے کے معیار کو ۱۰۰

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

روزنامہ ڈان

۵ اپریل ۱۹۹۳ء

کہا جا سکتا ہے کہ یہ عمومی طور پر عدم دلچسپی کا نتیجہ ہیں یا شہری ذمہ داریوں سے ناواقفیت کا۔ یا تعلیمی معیار کے کم ہونے

Dangerous trend

THERE cannot be two opinions on your lamentation in your editorial under the heading "A dangerous trend" (*Dawn* March 28) on the passivity of the liberal, democratic forces in the face of the growing threat from the sectarian and other divisive elements. This statement of fact is not an end rather a beginning and should lead for ascertainment of reasons for this situation and remedies thereof. It may be considered an outcome of general apathy, lack of awareness of civic responsibilities, low education level and other social ills. This however will not be the whole truth.

The basic reason for this passivity perhaps is the fact that the people have fallen hostages in the hands of our clergy. This clergy unfortunately consists mostly of half-educated Maulvis with bigoted and intolerant temperaments. The lack of true knowledge makes them rigid in their thinking and they do not allow any difference of opinions. The tool in their hands which they are mercilessly using is to declare anybody with a different opinion as infidel.

People at large, who need their services even to perform the simplest rituals such as calling Azan in the ears of new-born, performing marriage bond, leading Janaza prayers and like, just cannot afford to disagree with them. Being so fully in their grip, they have also to agree with them to their "decrees" of infidelity of others — infidels are condemnable; they deserve no good treatment; their life, property and honour have no sanctity. This is being preached by these Ulema day in and day out. No reaction is, therefore, seen when these teachings are acted upon.

Then there are the opportunist leaders who instead of redeeming the masses, make use of this situation for their ulterior motives. They will connive to gain political support of clergy and play in their hands to the extent of making the State a party against a particular community, group or sect. The tool of political support makes these prophets of doom all the more powerful and the saner elements in the society more coward.

The role of media on the whole is also not praiseworthy. They appear to be equally afraid of these all powerful clergy and act to serve the clergy's designs, forgetting their own responsibilities towards human rights, cause of the oppressed and preaching of truth, honesty and humanity.

Mr. Editor, this problem has to be tackled not only by the passive masses but more actively by the government with the help of media. The government has to adopt the policy as declared by the Quaid-i-Azam that State has nothing to do with the religion of a citizen and every body is free to have, to profess and to propagate his religious believes without any restriction from State or anybody else. This policy not only has to be adopted but enforced in letter and in spirit dealing with an iron hand with all those who come in its way.

Until it is done, our descent in the dark will continue.

JAMIL AHMAD BUTT
Karachi

DAWN MONDAY, APRIL 5, 1993

انگریزی اخبار ڈان کے ۵ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں جمیل احمد بٹ کراچی سے کہتے ہیں:

آپ نے ۲۸ مارچ کو جو اداریہ لکھا ہے اور جس کا عنوان "ایک خطرناک رویہ" ہے۔ اس کے متعلق اور اس میں آپ نے جس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ لبرل اور جمہوری طاقتیں اس خطرے کا بھرپور مقابلہ نہیں کر رہیں۔ جس کا نتیجہ فرقہ واریت اور مختلف عناصر کو ایک دوسرے سے الگ الگ کرنا ہے۔ اس اداریئے کے متعلق دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ یہ حقائق جو آپ نے بیان کئے ہیں۔ یہ انجام کی بات نہیں بلکہ نقطۂ آغاز ہے اور اس کے واسطے سے ہمیں ان وجوہات کو معلوم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے جو یہ کیفیت پیدا کرتی ہیں اور پھر ان کے علاج کی طرف بھی ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔

کا اور اسی طرح بعض دیگر سماجی خامیوں کا۔ لیکن یہ ساری باتیں کہنے کے باوجود یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پوری حقیقت کا بیان نہیں۔ بنیادی طور پر اس عدم توجہگی کی وجہ شائد یہ ہے کہ لوگ مذہبی لیڈروں کے یرغمالی بن گئے ہیں۔ بدقسمتی سے ان مذہبی لیڈروں کی اکثریت نیم خواندہ ہے۔ اور متعصب۔ اور ان کے مزاج غیر رواداری کی طرف مائل ہیں۔ حقائق کا عدم علم انہیں بعض باتوں پر سختی سے پابند ہونے پر مجبور کرتا ہے اور وہ مختلف الخیال لوگوں سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتے۔ وہ ہتھیار جو ان کے ہاتھ میں ہے اور جسے وہ بے دردی سے استعمال کرتے ہیں یہ ہے کہ کسی کو بھی اختلاف کی وجہ سے کافر قرار دے دیں۔ عام طور پر لوگوں کو ان کی خدمات کی ضرورت پڑتی ہے حالانکہ جن خدمات کی ضرورت پڑتی ہے وہ نہایت سادہ باتیں ہیں۔ نومولود کے کان میں اذان کا دینا یا نکاح پڑھانا یا جنازے کی نماز پڑھانا۔ اور اسی طرح کی دیگر باتیں۔ کیونکہ لوگوں کو ان معاملات کے لئے ان کی ضرورت پیش آتی ہے اس لئے وہ ان سے اختلاف نہیں کر سکتے۔ وہ پوری طرح ان کی گرفت میں ہیں اور ان کے احکام کی پوری طرح تعمیل (خاص طور پر جو دوسروں کو کافر کہنے کے سلسلے میں ہوتی ہیں) کرتے ہیں۔ کافروں کو بالکل کنڈم (CONDEMN) کر دیا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا درست نہیں سمجھا جاتا۔ ان کی زندگی، ان کی جائیداد اور ان کی عزت کو کوئی تقدس حاصل نہیں۔ یہی وہ بات ہے جو یہ مذہبی لیڈر لوگوں کو بتاتے ہیں اور جس کا وہ وعظ کرتے ہیں اور ایسا وہ دن رات کرتے رہتے ہیں۔ اس کا رد عمل کسی جگہ سے بھی نظر نہیں آتا۔ ان کے علاوہ کچھ موقعہ پرست لیڈر بھی ہیں۔ جو عوام الناس کی مشکلات کو حل کرنے کی بجائے ایسے مواقع کو اپنا خود غرضانہ ہدف بنا لیتے ہیں اپنے سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لئے وہ ان مذہبی لیڈروں کی باتوں سے صرفِ نظر کرتے ہیں اور اس قدر ان کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں کہ حکومت کو ایک پارٹی کے ہاتھ میں دے دیا جاتا ہے۔ یا ایک گروپ یا ایک فرقہ کے ہاتھ میں۔ سیاست کی حمایت کا ہتھیار جو یہ پیش کرتے ہیں۔ اس لئے بھی زیادہ مضبوط اور طاقتور ہو جاتا ہے کہ معاشرے میں وہ لوگ جو عقل اور دانش کے مالک ہیں عام طور پر بزدلی کا اظہار کرتے ہیں جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے اس میں دیگر ذرائع بھی شامل ہیں۔ وہ کوئی اتنے زیادہ قابلِ قدر نہیں۔ وہ بھی ان طاقتور مذہبی لیڈروں سے ڈرتے ہیں۔ اور اس لئے انہی کی سکیموں کے مطابق کام کرتے ہیں وہ اپنی ذمہ داریاں بھول جاتے ہیں کہ انہیں انسانی حقوق کی کس طرح پاسداری کرنی چاہیئے۔ اور کس طرح مظلوم کی مدد کرتے ہوئے سچائی، دیانتداری اور انسانیت کا پرچار کرنا چاہیئے۔

مسٹر ایڈیٹر! یہ مسئلہ صرف عوام الناس کے حل کرنے کا نہیں ہے۔ عوام الناس جو عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اسے خصوصی کوششوں کے ساتھ حکومت کو حل کرنا چاہیئے اور اس سلسلے میں وہ ذرائع ابلاغ کی مدد بھی لیں۔ حکومت کو اس پالیسی کو اختیار کرنا چاہیئے جو قائدِ اعظم نے ہمیں دی تھی اور جس کا مفہوم یہ تھا کہ حکومت کو کسی کے مذہب کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں اور ہر شخص اس بات میں آزاد ہے کہ جو مذہب وہ چاہے مانے اور اس کی تبلیغ کرے اور اس کی راہ میں کسی قسم کے روڑے نہ اٹکائے جائیں۔ نہ حکومت روڑے اٹکائے نہ کوئی اور شخص۔ یہی وہ پالیسی ہے جسے ہمیں اختیار کرنا چاہیئے۔ اسے نہ صرف الفاظ میں لاگو کرنا چاہیئے بلکہ اس کی روح کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے سخت ہاتھوں سے ان لوگوں کو راستے سے ہٹایا جائے جو راہ میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا ہم ظلمتوں کی وادی میں نیچے ہی نیچے گرتے چلے جائیں گے۔

بقیہ: ص ۵

ملی لٹر میں ۲۰۰ ملی گرام تک رکھ سکیں۔ اور ایسا وہ گیارہ بجے رات سے شروع کر کے ساڑھے چھ بجے اگلی صبح تک رکھ سکتے ہیں۔ اور اس وقت تک بھی اس نے ۱۳۰ ملی گرام پی ہو گی جو قانون کے مطابق درست ہے اس تراشے کے ساتھ ایک عورت کی تصویر بھی دی گئی ہے جس پر لکھا ہے کہ شراب پی کر چلانے سے لوگوں کی زندگیاں تباہ ہوتی ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اس تصویر میں ایک عورت جو شراب پی کر چلانے والوں کے حادثے کا شکار ہوئی ہے اس کی زندگی بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اخراجات پر پابندی

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی۔ جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی۔ جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی۔ جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ علم و آشتی کے تحت دورِ حاضر اور انسانی حقوق کے موضوع پر سیمینار

"انسانیت کا سال" کے ضمن میں ربوہ میں پہلی تقریب کا انعقاد

ربوہ: ۱۷ اپریل۔ علمی ادبی تنظیم کاروان علم و آشتی کے زیر اہتمام ۱۹۹۳ء کو انسانیت کا عالمی سال قرار دینے کے سلسلہ میں دور حاضر اور حقوق انسانی کے موضوع پر ایوانِ محمود ربوہ میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے کی جبکہ مہمان خصوصی معروف کالم نگار اور ادیب محترم منو بھائی تھے۔

کاروان علم و آشتی کا تعارف تنظیم کے سیکرٹری جنرل مکرم فخر الحق شمس صاحب نے کروایا۔ انہوں نے بتایا کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ۱۹۹۳ء کو انسانیت کا سال قرار دیا جائے اور اس کے بارے میں جلسے منعقد کئے جائیں اسکی تعمیل میں آج یہ سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔

پہلے مقرر مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب تھے جنہوں نے شرف نسواں کی پامالی کے موضوع پر خطاب کیا اور بوسنیا اور کشمیر میں شرف نسواں کی پامالی کے افسوسناک واقعات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے تاریخی حوالوں سے بتایا کہ دین حق نے عورت کا حق قائم کیا ہے اور پہلی مرتبہ عورت کا احترام قائم کیا ہے۔

ان کے بعد مکرم عبد السمیع خان صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے سیرۃ النبی اور حقوق انسانی کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم میں سے نہایت دلنشیں واقعات بیان فرمائے۔ اگلے مقرر مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر تھے جنہوں نے کشمیر میں انسانیت کا قتل عام کے موضوع پر ماضی اور حال کے واقعات اور کشمیریوں کی تحریک آزادی کے مختلف مراحل بیان فرمائے۔ ان کے بعد مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے مسلم بوسنیا کی نسل کشی کے دردناک واقعات بیان کئے اور بتایا کہ سربیائی فوجیوں نے کئی مسلمانوں کو دردناک طریقے سے شہید کرنے کے بعد ان کے سینوں پر صلیب کے نشان بنا دیئے۔

ان کے بعد مہمان خصوصی محترم منو بھائی نے عالم انسانیت کی بہبود اور سربلندی کے بارے میں نہایت فکر انگیز جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ انسان کی عظمت تو یہ ہے تو وہ بھوک بیماری اور جہالت کے خلاف کام کرے۔ انسانوں کی زندگیاں بچانے کی طرف توجہ دے لیکن بدقسمتی سے آج کا انسان انسانوں کی جان لینے کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے انہوں نے انسانیت کا سال منائے جانے کے اعلان کو سراہا۔ حاضرین کی فرمائش پر انہوں نے اپنی دو پنجابی نظمیں بھی سنائیں۔

آخر میں صدر مجلس محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے کہا کہ عالم اسلام آج جن مصائب کا شکار ہے ان سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اللہ نے چاہا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عالم اسلام کی نجات کے سامان ضرور کرے گا۔

دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا جس کے بعد مہمان خصوصی محترم منو بھائی نے لائبریری ہال ایوان محمود میں اس موقع کی مناسبت سے لگائی گئی نمائش کا افتتاح فرمایا۔ اس نمائش میں کشمیر، بوسنیا، صومالیہ اور دیگر مظلوم طبقوں کے مسائل پر مبنی چارٹ لگائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ کاروان علم و آشتی کے ممبران کی ایسی تخلیقات کی بھی نمائش کی گئی تھی جو ملک کے مختلف اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوئی تھیں۔ نمائش کے بعد تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

"انسانیت کا سال" کے ضمن میں ربوہ میں ہونے والے اس پہلے سیمینار میں بفضل خدا بڑی خوشکن حاضری تھی۔ ہال بھرا ہوا تھا۔ تقریب کے دوران حاضری بڑھ جانے پر مزید کرسیاں فوری طور پر منگوائی گئیں۔

بقیہ: ص ۱

۱۱۔ مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل (والد مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ربوہ)

۱۲۔ مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ (والدہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پبلیکیشن سیل لندن)

۱۳۔ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب۔ اوکاڑہ۔

۱۴۔ مکرم قریشی محمد یونس صاحب۔ لاہور پاکستان۔

۱۵۔ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب درویش۔

۱۶۔ مکرم میر نصر اللہ خان صاحب (والد میر انصار احمد صاحب لندن)

۱۷۔ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب ابن سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنؤ انڈیا

۱۸۔ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب لیہ (والد مبارک احمد صاحب چوہدری۔ دفتر امیر صاحب۔ برطانیہ)

۱۹۔ مکرمہ مہتاب بیگم صاحبہ اہلیہ ملک غلام احمد صاحب (والدہ ملک بشارت احمد۔ ملک خلیل احمد کیلیفورنیا)

۲۰۔ مکرم سکندر خان صاحب (والد شیر محمد صاحب باورچی حضور ایدہ اللہ) ربوہ

۲۱۔ مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب
سفارش صدر انجمن

۲۲۔ مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد خان صاحب۔ سفارش صدر انجمن

۲۳۔ مکرمہ حاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی کریم بخش صاحب۔ سفارش صدر انجمن

۲۴۔ مکرم ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب۔
سفارش صدر انجمن

۲۵۔ مکرمہ امۃ الرزاق صاحبہ ہمشیرہ مرزا محمد یوسف صاحب۔ مرزا محمد دین ناز صاحب۔
سفارش صدر انجمن

۲۶۔ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب۔ سفارش صدر انجمن

۲۷۔ مکرم بابا محمد ابراہیم صاحب۔
سفارش صدر انجمن

۲۸۔ مکرم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب دوالمیال

29-PA VANDY KONNEH
SIERRA LEONE

30-MRS MUSU KAWA
SIERRA LEONE

31-AQIEL KONNEH
SIERRA LEONE

32-PA FOFANA
SIERRA LEONE

33-PA LANSANA GBOYBOMA
SIERRA LEONE

34-SULAIM KOROMA
SIERRA LEONE

35-MISS CHIRAGI BIBI

36-MR IBRAHIM LORLEH
SIERRA LEONE

37-PA LANSAN KAMORA
SIERRA LEONE

اعلان گمشدگی

○ مکرم مقصود احمد طاہر صاحب دار البرکات ربوہ کی اہلیہ محترمہ امۃ الحلیم شاہدہ صاحبہ کے ہسپتال سے متعلق نہایت ضروری کاغذات مورخہ ۱۴ اپریل ۹۳ء کو ذیشان جنرل سٹور سے دفتر نظارت امور عامہ تک جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہوں دفتر عمومی میں پہنچا دیں۔

○ مورخہ ۱۶ اپریل کو جمعہ کے موقعہ پر بیت الاقصیٰ میں ایک دوست کی پیکو سائیکل کسی دوسرے دوست کی سہراب سائیکل سے تبدیل ہوگئی ہے۔ دونوں دوست سائیکل کی تبدیلی کیلئے دفتر صدر عمومی میں رابطہ کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم نصیر احمد شاد صاحب ایم اے استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کے بیٹے مکرم کلیم احمد نسیم متعلم سال چہارم مدرسۃ الحفظ کے گلے کا ٹانسلز کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم چوہدری احمد دین صاحب ربوہ کو ۱۱ اپریل کو دل کا حملہ ہوا تھا۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم امتیاز احمد صاحب سندھ کی اہلیہ دو سال سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔

مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب اسلام آباد گذشتہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

احمد برادرز

شہناز پلازا چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

فون ۴۲۰۹۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۱ر اپریل ۔ گرمی کی شدت بڑھتی جا رہی ہے ۔ صرف صبح کے وقت ہلکی خنکی کا احساس ہوتا ہے ۔

○ نگران وزیر اعظم بلخ شیر مزاری نے گذشتہ روز سابق قومی اسمبلی کے ۱۳ر اراکین سے ملاقات کی ۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کی اولین ترجیح انتخابات ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت میں دونوں بڑی جماعتوں کی نمائندگی کے باعث انتخابات منصفانہ ہونے کی ضمانت مل سکے گی ۔ نگران وزیر اعظم نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسی جماعت یا شخص کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی ۔ ہر کسی کو سیاسی سرگرمیوں کی مکمل آزادی دی جائے گی ۔

○ پنجاب اسمبلی کے ۱۳۵ر اراکین نے پنجاب اسمبلی کے سپیکر میاں منظور وٹو کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے ۔ مسٹر وٹو نے ۲۱ر اپریل کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس فوری طور پر طلب کر لیا ہے ۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر فاروق لغاری کو وزیر خزانہ بنا دیا گیا ہے ۔ انہوں نے ٹی وی پر انٹرویو میں کہا کہ پرائیویٹائزیشن کی پالیسی جاری رکھی جائے گی ۔ لیکن اس کو بدعنوانیوں سے پاک کیا جائے گا ۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی پالیسیاں جاری رکھی جائیں گی ۔

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سندھ میں ہاریوں کو زمین کی تقسیم کا کام جاری رہے گا ۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو مواصلات کا محکمہ دیا گیا ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مختلف واقعات میں ۶۰ر افراد کو ہلاک اور ۱۵ کو زخمی کر دیا ہے ۔ کپواڑہ میں رہائشی مکانوں، جانوروں کے باڑوں کو آگ لگا دی ہے ۔

○ مشرق وسطیٰ امن مذاکرات ملتوی کر دیئے گئے ہیں ۔ یہ مذاکرات ۲۲ر اپریل کو واشنگٹن میں ہونے والے تھے ۔

○ امریکی ریاست ٹیکساس میں ایک عیسائی مذہبی فرقے کے مرکز میں شدید آتشزدگی سے ۹۰ سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ان میں ۱۷ ۔ بچے بھی شامل تھے ۔

○ اتوار کو روس میں ریفرنڈم ہو رہا ہے جس میں صدر یلسن کی اقتصادی پالیسیوں کی توثیق یا تردید کی جائیگی ۔

○ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ اس بار وہ اکیلی الیکشن کے میدان میں اترے گی ۔ نہ صدر کے اقدام کا ساتھ دے گی ۔ اور نہ نواز شریف کا ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے اگر انتخابات ۹۰ دن میں ہوتے نظر نہ آئے تو حکومت میں شمولیت کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے ۔

○ بلوچستان کی متحدہ اپوزیشن نے صوبائی اسمبلی توڑنے کا مطالبہ کر دیا ہے ۔ اور کہا ہے اگر اسمبلی نہ ٹوٹی تو تحریک عدم اعتماد پیش کریں گے ۔

○ قومی اسمبلی ٹوٹنے کے بعد ڈاکوؤں کی سرپرستی کرنے والے اراکین اسمبلی و سینٹ کی گرفتاری میں حائل رکاوٹ دور ہو جانے کے بعد دہشت گردوں کے خلاف آپریشن تیز کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے صدر اور نگران حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن فوری طور پر بند کرنے کا حکم دیں ۔

○ پشاور میں ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے ملیشیا فورس کے ۱۰ اہلکار ہلاک ہو گئے ۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ میری حکومت توڑے جانے میں فوج کے بعض افراد کا بھی ہاتھ تھا لیکن آج فوج غیر جانبدار ہے ۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں انتخابی سمجھوتہ ہو سکتا ہے ۔

○ نگران وزیر اعظم بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ سابق وزیر سردار آصف احمد علی آزاد ہیں ان کے خلاف کوئی کیس درج نہیں ہوا ۔ ان کے بیان کو غلط رنگ دیا گیا ہے ۔

○ حکومت پاکستان کی درخواست پر فرانس میں ہونے والا پاکستان کو امداد دینے والے ملکوں کے کنسورشیم کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے ۔

○ ترکی کے صدر مسٹر ترگت اوزال کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد کی قیادت میں جو ۲۶ رکنی وفد گیا ہے اس کے اراکین میں بیگم نصرت بھٹو، ملک قاسم، شاہ احمد نورانی، سینیٹر اقبال حیدر، طاہر القادری، اجمل خٹک ۔ بزنجو اور افواج کے نمائندگان شامل ہیں ۔

○ نگران وزیر اعظم نے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پریس ریڈیو اور ٹی وی بھی اگر ہمارے خلاف کوئی خبر ہے تو بے شک سب سے پہلے نشر کریں ۔

ڈش انٹینا کے ذریعہ صاف نشریات

-/۱۳۵۰۰ روپے میں ۱۲ فٹ کی ڈش چائنیز ریسیور کے ساتھ ۔ -/۱۵۰۰۰ میں ۱۲ فٹ کی ڈش جاپانی، کورین ریسیور کے ساتھ اعلیٰ معیار کی ڈشیں بھی دستیاب ہیں

راوی ڈش میکرز ماڈل ٹاؤن لنک روڈ ۔ لاہور ۔ فون ۵۸۳۸۹۲۴

سرکن اور اپھارہ

نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، جیر، چیچک، داد، زہرباد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں نار گلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات حیوانات

CURATIVE VETERINARY MEDICINES

دستیاب ہیں ۔

لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں ۔

وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۷۱ - ۶۰۶

لاہور میں آپ کا اپنا سب سے پرانا ادارہ

سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ایجنسی

ہر قسم کی اردو و انگلش جدید ترین ٹیکنالوجی پر اعلیٰ اور معیاری کمپوزنگ اور ہر طرح کی آفسٹ پرنٹنگ مثلاً لیٹر پیڈ ۔ وزٹنگ کارڈ ۔ بروشرز ۔ بکس ۔ میگزین کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں

سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ایجنسی

احسان منزل نمبر ۲ رائل پارک ۔ لاہور ــــ فون : ۶۳۶۹۸۸۷

بے روزگار خدام کیلئے سنہری موقع

۱ ۔ ہماری فیکٹری میں آٹو ریئر پارٹس کا کام سکھایا جاتا ہے ۔

۲ ۔ آفس ورک کیلئے کم از کم میٹرک پاس خدام کی ضرورت ہے ۔ عمر ۲۵ تا ۳۵ سال

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ : پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ

لاہور

فون : ۲۷۴۷ - ۲۷۰۹۳۶ - ۲۷۱۷۷۹